علم کیا ہے؟

قاری عبدالرزاق ظہیر

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء (سورۃ فاطر)

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں۔

علم کی ضرورت اور اسکی اہمیت وفضیلت سے کوئی عقلمند انکار نہیں کرسکتا اور اس کے مقام و مرتبہ پر قرآن وحدیث شاھد ہے۔ رب قدس اپنے کلام مجید کے اندر فرماتے ہیں۔

یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات. (سورۃ المجادلۃ)

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم ملا (دین کے عالم) اللہ تعالیٰ ان کے درجے (دنیا و آخرت میں) بلند کرے گا۔

نبی فرماتے ہیں۔ فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم. (مشکوٰۃ)

کہ عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے ہم علم کی اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عام آدمی تو کجا عابد اور عالم کے مقام میں بھی زمین و آسمان کا فرق ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک لوگ روٹی اور پانی سے بھی پہلے علم کے محتاج ہیں۔

علم کی ضرورت امام احمد بن حنبلؒ ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ کہ الناس محتاجون الی العلم قبل الخبز والماء لان العلم یحتاج الیہ الانسان فی کل ساعۃ والخبز والماء فی یوم مرۃ اور مرتین.

''کہ لوگ روٹی اور پانی سے بھی قبل علم کے محتاج ہیں کیونکہ انسان علم کا ہر گھڑی محتاج ہوتا ہے جبکہ روٹی اور پانی کی دن میں ایک یا دوبار ضرورت پڑتی ہے۔'' غور فرمایئے امام صاحب کے نزدیک علم کی اہمیت روٹی اور پانی سے بھی کہیں زیادہ ہے۔

لوگ روٹی اور پانی سے بھی قبل علم کے محتاج ہیں کیونکہ انسان علم کا ہر گھڑی محتاج ہوتا ہے جبکہ روٹی اور پانی کی دن میں ایک یا دوبار ضرورت پڑتی ہے۔'' غور فرمایئے امام صاحب کے نزدیک علم کی اہمیت روٹی اور پانی سے بھی کہیں زیادہ ہے

اب سوال یہ ہے کہ علم کیا ہے اور کونسے علم کے متعلق یہ فضیلت ہے۔

علماء کے نزدیک علم کی فضیلت:

علماء نے علم کی تعریف یہ کی ہے کہ علم یقین اور ظہور کا نام ہے اب جس آدمی کو اللہ کی صفات کا علم ہوگا اس کی قدرت اور طاقت کو جانتا ہوگا۔ تو ضرور اس کے دل میں اللہ کی خشیت ہوگی کیونکہ آدمی کو جس بات کا یقین ہوتا ہے اس کو کر گزرتا ہے۔ اب اگر کسی کو اللہ قرآن اور نبی ﷺ پر یقین ہوگا تو وہ اس پر عمل بھی کریگا اگر عمل نہ کرے تو گویا اس کو یقین نہیں۔ جب یقین نہیں تو وہ عالم بھی نہیں۔ حقیقی عالم کو اپنے علم پر یقین ہوتا ہے پھر وہ ہر وقت خوف خدا سے لرزتا رہتا ہے۔

میں نے جو آیت شروع میں نقل کی ہے سید ابوالاعلیٰ مودودی اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں یعنی جو شخص اللہ کی صفات سے جتنا زیادہ ناواقف ہوگا وہ اس سے اتنا ہی بے خوف ہوگا اور اس کے برعکس جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اس کے علم اس کی حکمت اس کی قہاری و جباری اور اسکی دوسری صفات کی جتنی معرفت حاصل ہوگی اتنا ہی وہ اس کی نافرمانی سے خوف کھائے گا۔ پس درحقیقت اس آیت میں علم سے مراد فلسفہ وسائنس اور تاریخ و ریاضی وغیرہ کے درسی علوم نہیں ہیں۔ بلکہ صفات الٰہی کا علم ہے کہ۔

علوم دنیوی کے بحر میں غوطے لگانے سے
زبان گو صاف ہوجاتی ہے دل طاہر نہیں ہوتا
حضور قلب اگر حاصل نہیں تجھ کو تو تعجب کیا
خدا جب دل سے غائب ہو تو دل حاضر نہیں ہوتا

تو معلوم یہ ہوا کہ جس کے دل کے اندر خشیت الٰہی نہیں ظاہری طور پر وہ جتنا بھی پڑھا لکھا ہو شرعاً وہ عالم نہیں۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں۔

لیس العلم عن کثرۃ الحدیث ولکن العلم عن کثرۃ الخشیۃ